کتابُ العلم

(ورک بُک)

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابُ العلم

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	:	**کتابُ العلم**
مؤلفہ	:	نگہت ہاشمی
طبع اوّل	:	2007ء
طبع دوم	:	2008ء
طبع سوم	:	2009ء
طبع چہارم	:	2011ء
طبع پنجم	:	ستمبر 2017ء
طبع ششم	:	فروری 2021ء
طبع ہفتم	:	اگست 2023ء
تعداد	:	5000
ناشر	:	النور انٹرنیشنل
لاہور	:	59 C2 لنک فیروز پور روڈ لاہور
فون نمبر	:	042-37500049
فیصل آباد	:	121-A فیصل ٹاؤن ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد
فون نمبر	:	0336-4033045
ای میل	:	sales@alnoorpk.com
ویب سائٹ	:	www.alnoorpk.com

/Nighat Hashmi

ابتدائیہ

ربُّ العزت فرماتے ہیں:

﴿ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؕ
اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴾(الزمر:9)

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیں کہ کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے، برابر ہوتے ہیں؟ یقیناً نصیحت تو عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔''

''علم'' روشنی ہے اور ''جہالت'' اندھیرا۔ جب روشنی آئے تو اندھیرا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو علم کی روشنی سے منور کیا۔ علم کی بنیاد پر آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر فضیلت عطاء کی اور انسانیت کے نام آخری پیغام کا آغاز ''اِقۡرَاۡ'' سے کیا۔ پہلی وحی کے الفاظ پڑھنے اور سکھانے کے ہیں۔

﴿ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ (1) خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ (2)
اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ (3) الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ (4) عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ
مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ (5) ﴾(العلق:96)

''آپ پڑھیں اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ (1) اُس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ (2) آپ پڑھیں اور آپ کا رب سب سے زیادہ کریم ہے۔ (3) وہ ذات جس نے قلم سے علم سکھایا۔ (4) اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (5)

یہ علم ہی ہے جس کی بنیاد پر درجات کی بلندی ملتی ہے۔ اِس آیت پر غور و فکر کریں:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ (المجادلہ:11)

’’اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے درجات بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم دیا گیا ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُن سے پوری طرح باخبر ہے۔‘‘

اہلِ علم کے لیے ربُّ العزت نے فرمایا:

﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ﴾ (فاطر:28)

’’درحقیقت اللہ تعالیٰ کے بندوں میں صرف علم رکھنے والے ہی اُس سے ڈرتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے۔‘‘

علم کی اِشاعت کے لیے فرمایا:

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ﴾ (آل عمران:187)

’’اور جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے پختہ عہد لیا جنہیں کتاب دی گئی کہ تم اس کتاب کو لوگوں کے سامنے ضرور بیان کرتے رہو گے اور تم اس کو نہیں چھپاؤ گے تو انہوں نے اس عہد کو اپنی پشتوں کے پیچھے ڈال دیا اور اس کے بدلے انہوں نے بہت تھوڑی قیمت لے لی، سو کتنا بُرا ہے جس کو وہ خرید رہے ہیں!‘‘

علم کی اہمیت کے پیشِ نظر تعلیم کو عام کرنے کے لیے واضح پروگرام دیا:

﴿فَلَوۡ لَا نَفَرَ مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوۡا فِي الدِّيۡنِ
وَلِيُنۡذِرُوۡا قَوۡمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوۡٓا اِلَيۡهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَحۡذَرُوۡنَ﴾
(التوبہ:122)

”سو ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہیں نکلے تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور تاکہ وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف واپس جائیں تاکہ وہ بچ جائیں۔“

کلامِ حکیم کی اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اِشاعتِ علم پہلا فریضہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اِسی لیے مسلمانوں کو علم کے حصول کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا اِرادہ کرتے ہیں اُسے دین میں سمجھ عطاء فرماتے ہیں“۔(ابن ماجہ:80/1)

علم کی اِسی اہمیت کے پیشِ نظر ”علم“ پر مبنی احادیث کی ورک بک ”**کِتابُ الْعِلم**“ کے نام سے النور انٹرنیشنل کی طالبات کے لیے مرتّب کی ہے۔اِس ورک بک کے ساتھ النور انٹرنیشنل کی ویب سائٹ پر اِن احادیث کی وضاحت ہے۔یوں آڈیو لیکچرز اور ورک بک کی مدد سے ان شاءاللہ علم کی فضیلت و اہمیت جاننے کا موقع ملے گا۔ربُّ العالمین سے دُعا ہے کہ اِس کی وجہ سے اِستفادہ کرنے والوں کے شوقِ علم میں اضافہ فرمائیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کی چھوٹی چھوٹی کاوشوں کو قبول فرمائیں اور ہمارے لیے اِسے صدقۂ جاریہ کا ذریعہ بنا دیں۔

نگہت ہاشمی

أَبْوَابُ الْعِلْمِ

ثَوَابُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ وَفَضْلِهِمْ

قَالَ اللهُ تَعَالَى :شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلَآئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ (آل عمران: 18) بَدَأَ بنفسه الشريفة وثنى بالملائكة وثلث بأولى العلم وناهيك بذلك فضلا وشرفا

قَالَ اللهُ تَعَالَى :بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ (العنکبوت:49)

قَالَ اللهُ تَعَالَى :وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعَالِمُوْنَ (العنکبوت:43)

قَالَ اللهُ تَعَالَى :اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ (الفاطر:28)

علم

علم کا ثواب اور علماء کی فضیلت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:’’اللہ تعالیٰ نے اور فرشتوں نے اور اہلِ علم نے گواہی دی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں‘‘۔اللہ تعالیٰ نے ابتداء اپنی ذات سے کی،اس کے بعد فرشتوں کو ذکر کیا، پھر تیسرے نمبر پر اہلِ علم کو اور یہی ان کے فضل وشرف کے اظہار کے لیے کافی ہے۔

اور فرمایا’’ بلکہ یہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیات ہیں جنہیں علم دیا گیا۔‘‘

اور فرمایا:’’اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لیے ہی بیان کرتے ہیں اور اُنہیں علم رکھنے والوں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا۔‘‘

اور فرمایا:’’درحقیقت اللہ تعالیٰ کے بندوں میں صرف علم رکھنے والے ہی اُس سے ڈرتے ہیں۔‘‘

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى :يَرۡفَعِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَالَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ (المجادلہ:11)

اورفرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے مومن اور اوراہلِ علم کے درجے بلند کرے گا۔''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى :هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ (الزمر:9)

اورفرمایا: ''کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے، برابر ہوتے ہیں؟ یقیناً نصیحت توعقل والے ہی قبول کرتے ہیں''۔

1۔ وَعَنۡ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ : ''مَنۡ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيۡرًا يُّفَقِّهۡهُ فِي الدِّيۡنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ (وَيُعۡطِي اللّٰهُ) وَلَنۡ يَّزَالَ اَمۡرُ هٰذِهِ الۡاُمَّةِ مُسۡتَقِيۡمًا حَتّٰى تَقُوۡمَ السَّاعَةُ وَحَتّٰى يَاۡتِيَ اَمۡرُ اللّٰهِ'' رَوَاهُ الۡبُخَارِيُّ وَمُسۡلِمٌ ، وَالطَّبَرَانِيُّ اِلَّآ اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوۡلُ: ''يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ بِالتَّعَلُّمِ وَالۡفِقۡهُ بِالتَّفَقُّهِ وَمَنۡ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيۡرًا يُّفَقِّهۡهُ فِي الدِّيۡنِ وَاِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمَآءُ''

1۔سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ میں تو تقسیم کرنے والا ہوں (اور اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے) اس امت کا معاملہ قیامت قائم ہونے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آجانے تک درست رہے گا۔'' اور طبرانی کی روایت میں یوں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! علم سیکھنے سے آتا ہے اور فقہ غور و خوض کے ذریعے۔ جس شخص سے اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف صاحبِ علم ہی اس سے ڈرتے ہیں۔''

2۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "قَلِيْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرِ الْعِبَادَةِ وَ كَفٰى بِالْمَرْءِ فِقْهًا اِذَا عَبَدَ اللهَ وَ كَفٰى بِالْمَرْءِ جَهْلًا اِذَا أُعْجِبَ بِرَأْيِهِ" رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

2۔سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے۔آدمی کی سمجھداری کے لیے یہ دلیل کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہواوراس کی جہالت کے لیے یہ دلیل کافی ہے کہ وہ اپنی ہی رائے پسند کرے۔''

3۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : "فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَخَيْرُ دِيْنِكُمُ الْوَرَعُ" رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

3۔سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علم کی کثرت عبادت کی کثرت سے بہتر ہےاور بہترین دین داری تقویٰ ہے۔''

4۔عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَاِنَّ تَعَلُّمَهُ لِلّٰهِ خَشْيَةٌ ، وَّطَلَبَهُ عِبَادَةٌ وَّمُذَاكَرَتَهُ تَسْبِيْحٌ ، وَّالْبَحْثَ عَنْهُ جِهَادٌ ، وَّتَعْلِيْمَهُ لِمَنْ لَّا يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ ، وَّبَذْلَهُ لِاَهْلِهِ قُرْبَةٌ ، لِاَنَّهُ مَعَالِمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ، وَمَنَارُ سُبُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ الْاَنِيْسُ فِي الْوَحْشَةِ ،

4۔سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علم حاصل کرو،اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے حاصل کرنا باعثِ خشیت ہے اوراس کی جستجو عبادت ہے،اسے دہرانا تسبیح ہے،اس کی تحقیق جہاد ہے،اسے سکھانا صدقہ ہے، اسے مستحقین کے لیے عام کرنا باعثِ تقرب ہے کیونکہ یہ حلال وحرام کی نشاندہی کرتا ہے اوراہلِ جنت کے راستوں کا مینار

وَالصَّاحِبُ فِي الْغُرْبَةِ ، وَالْمُحَدِّثُ
فِي الْخَلْوَةِ ، وَالدَّلِيْلُ عَلَى السَّرَّآءِ
وَالضَّرَّآءِ وَالسِّلَاحُ عَلَى الْأَعْدَآءِ
وَالزَّيْنُ عِنْدَ الْأَخِلَّاءِ، يَرْفَعُ اللهُ بِهِ
أَقْوَامًا فَيَجْعَلُهُمْ فِي الْخَيْرِ قَادَةً
وَّأَئِمَّةً ، تُقْتَصُّ آثَارُهُمْ ، وَيُقْتَدٰى
بِفِعَالِهِمْ، وَيُنْتَهٰى إِلٰى رَأْيِهِمْ، تَرْغَبُ
الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْ خُلَّتِهِمْ ، وَبِأَجْنِحَتِهَا
تَمْسَحُهُمْ، يَسْتَغْفِرُ لَهُمْ كُلُّ رَطْبٍ
وَّيَابِسٍ ، وَّحِيْتَانُ الْبَحْرِ وَهَوَامُّهُ ،
وَسِبَاعُ الْبَرِّ وَأَنْعَامُهُ لِأَنَّ الْعِلْمَ
حَيَاةُ الْقُلُوْبِ مِنَ الْجَهْلِ
وَمَصَابِيْحُ الْأَبْصَارِ مِنَ الظُّلَمِ ،
يَبْلُغُ الْعَبْدُ بِالْعِلْمِ مَنَازِلَ الْأَخْيَارِ ،
وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ. اَلتَّفَكُّرُ فِيْهِ يَعْدِلُ الصِّيَامَ،
وَمُدَارَسَتُهُ تَعْدِلُ الْقِيَامَ ،
بِهِ تُوْصَلُ الْأَرْحَامُ ، وَبِهِ يُعْرَفُ
الْحَلَالُ مِنَ الْحَرَامِ ، وَهُوَ إِمَامُ

ہے۔ یہ بیزاری میں باعثِ الفت اور سفر کا ساتھی ہے۔تنہائی میں باتیں سنانے والا اور تنگی اور آسانی میں رہنما ہے۔دشمنوں کے خلاف ہتھیار اور دوستوں کے لیے زینت ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے کئی لوگوں کو رفعت بخشے گا اور انہیں ایسا بہترین قائد اور پیش رو بنائے گا کہ ان کے قدموں کے نشانات کی پیروی کی جائے گی،ان کی عادات کو اپنایا جائے گا اور ان کی رائے کو صحیح سمجھا جائے گا۔ فرشتے ان سے دوستی کے خواہاں ہوں گے اور اپنے پروں سے ان کی گرد ہٹائیں گے۔ ہر خشک وتر ان کے لیے مغفرت کی دعا کرے گا یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آبی جانور، جنگل کے درندے اور خشکی کے چوپائے بھی کیونکہ علم دلوں کو جہالت (کی موت) سے (بچا کر) زندگی بخشتا ہے اور نگاہوں کو اندھیروں سے (نکال کر) روشن چراغ کا کام دیتا ہے۔ علم کے ذریعے آدمی اچھے لوگوں کے مرتبے کو جا پہنچتا ہے اور دنیا وآخرت میں بلندیوں سے ہمکنار ہوتا ہے۔علمی سوچ بچار روزے

الْعَمَلِ وَالْعَمَلُ تَابِعُهُ ، يُلْهَمُهُ السُّعَدَآءُ وَيُحْرَمُهُ الْأَشْقِيَآءُ " رَوَاهُ ابْنُ عَبْدُ الْبَرِّ

کے برابر ہے اوراسے پڑھنا پڑھانا تہجد کے برابر ہے۔اسی کے ذریعے صلہ رحمی کا سبق ملتا ہے اوراسی کے ذریعے حلال وحرام کا امتیاز ہوتا ہے۔یہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کا مقتدی ہے۔یہ سعادت مندوں کو حاصل ہوتا ہے اور بدبخت اس سے محروم رہتے ہیں۔

5۔ عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : "يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَآءِ وَدَمُ الشُّهَدَآءِ " رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَّزَادَ غَيْرُ اَبِيْ نُعَيْمٍ : فَيَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَآءِ عَلٰى دَمِ الشُّهَدَآءِ "

5۔سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"قیامت کے دن علماء کی سیاہی اورشہداء کے خون کا موازنہ کیا جائے گا۔"دیگرمحدثین نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ"علماء کی سیاہی،شہداء کے خون سے بھاری ہوجائے گی۔"یہ الفاظ سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ سے (ان کے قول کے طور پر بھی) مروی ہیں اوریہی زیادہ قرینِ قیاس ہیں۔

6۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : "عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُّقْبَضَ، وَقَبْضُهُ أَنْ يُّرْفَعَ" وَجَمَعَ بَيْنَ أصبعيه

6۔سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اس علم کو اس کے اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرلو۔ اس کا اٹھ جانا اس کے اہل کے ختم ہونے

الوُسطٰى وَالَّتِي تَلِيَ الإِبْهَامَ هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ : " اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيْكَانِ فِي الْخَيْرِ وَلَا خَيْرَ فِيْ سَآئِرِ النَّاسِ" قَوْلُهُ : "وَلَا خَيْرَ فِيْ سَآئِرِ النَّاسِ" أَيْ فِيْ بَاقِي النَّاسِ بَعْدَ الْعَالِمِ وَالْمُتَعَلِّمِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

کے ذریعے ہوگا۔" پھر آپ ﷺ نے بڑی انگلی اور شہادت کی انگلی کو اکٹھا کرتے ہوئے فرمایا: "عالم اور متعلم بھلائی میں (ان دو انگلیوں کی طرح) ساتھی ہیں، باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔" یعنی عالم اور متعلم کے بعد باقی رہ جانے والے لوگوں میں۔

7۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَسَدَتْ، وَكَانَتْ مِنْهَا طَآئِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ وَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءُ فَنَفَعَ اللهُ تَعَالَى بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا، وَاَصَابَ طَآئِفَةً أُخْرَى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِيْ دِيْنِ اللهِ (فَعَلِمَ) وَنَفَعَهُ مَا

7۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو علم و ہدایت اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اس کی مثال بے آباد زمین میں ہونے والی بارش کی ہے جس کا کچھ حصہ قابلِ کاشت تھا اس نے پانی قبول کیا اور گھاس و نباتات اگائے اور کچھ حصہ نشیبی تھا، جہاں پانی رک گیا اور لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے فائدہ مند بنا دیا کہ اس سے خود بھی پیتے ہیں اور اپنے مویشیوں کو بھی پلاتے ہیں۔ زمین کے ایک اور حصے پر بھی بارش ہوئی جو صرف چٹیل میدان کی صورت میں تھا، نہ اس نے پانی کو جمع کیا اور نہ نباتات کو اگایا تو یہ مثال

بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ وَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا، وَلَّمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِيٓ أُرْسِلْتُ بِهِ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

ہے ایسے شخص کی جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھا اور تعلیم و تعلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے لیے مفید بنا دیا اور ایسے شخص کی جس نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت کو قبول نہ کیا۔"

8۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "لَاحَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ والمرادُ بِالْحَسَدِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ الغبطةُ وَهُوَ تمنّي (مثل) مَا للمغبَطِ۔

8۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد صرف دو آدمیوں سے کیا جا سکتا ہے: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے اور وہ راہِ حق میں اسے لگا رہا ہے۔ دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم دے رکھا ہے اور وہ اس کے ذریعے فیصلے سناتا ہے اور اسے لوگوں کو سکھاتا ہے۔" اس حدیث میں حسد سے مراد رشک کرنا ہے یعنی حسد کیے جانے والے کی مانند ہونے کی خواہش رکھنا۔

9۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ،

9۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما

وَإِنَّ الْمَلَٓئِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ، وَإِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَآءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَآءِ (وَإِنَّ الْأَنْبِيَآءِ) لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

دیتے ہیں اور فرشتے طالبعلم کے اس عمل پر خوش ہوتے ہوئے اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ صاحبِ علم کے لیے آسمان و زمین کی تمام تر مخلوقات حتیٰ کہ مچھلیاں پانی کی تہہ میں بخشش طلب کرتی ہیں۔ عالم کو عابد پر اتنی ہی برتری حاصل ہے جتنی چودھویں کے چاند کو ستاروں پر۔ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں جبکہ انبیاء علیہم السلام نے درہم و دینار کا ورثہ نہیں چھوڑا، انہوں نے صرف علم کا ورثہ چھوڑا ہے۔ لہٰذا جو اسے حاصل کرے وہ بڑے نصیب والا ہے۔"

10۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "عُلَمَآءُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلَانِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عِلْمًا فَبَذَلَهُ لِلنَّاسِ وَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِ طَمَعًا وَّلَمْ يَشْتَرِ بِهِ ثَمَنًا فَذٰلِكَ تَسْتَغْفِرُ لَهُ حِيْتَانُ الْبَحْرِ وَدَوَآبُّ الْبَرِّ وَالطَّيْرُ فِي جَوِّ السَّمَآءِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ

10۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس امت کے علماء دو قسم کے ہیں: ایک وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے اور وہ لوگوں کو اس سے سیر کر رہے ہیں، نہ وہ اس سے کوئی لالچ رکھتے ہیں اور نہ اس کا عوض لیتے ہیں، ان کے لیے سمندر کی مچھلیاں اور خشکی کے جانور اور آسمان کے پرندے مغفرت کی

عَنْ عِبَادِ اللهِ وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمْعًا وَّشَرَى بِهِ ثَمَنًا فَذٰلِكَ يُلْجَمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ وَّيُنَادِيْ مُنَادٍ هٰذَا الَّذِيْ آتَاهُ اللهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللهِ وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمْعًا وَّشَرَى بِهِ ثَمَنًا وَّ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْحِسَابُ " رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔

دعا کرتے ہیں۔دوسری قسم کے علماء وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم میں اس کے بندوں تک پہنچانے سے بخل کرتے ہیں اور اس کے معاوضے کا لالچ کرتے ہیں اور اسے بیچتے ہیں۔انہیں قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی اور آواز دینے والا کہے گا کہ یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا تھا اور اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے بندوں (کو دینے) سے بخل کیا اور لالچ کرتے ہوئے اس کا معاوضہ لیا اور اسے قیمتاً بیچا،حساب ہونے تک وہ اسی حالت میں رہے گا۔"

11۔وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: "اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَّلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرَ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ

11۔سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:"دنیا اور دنیا والے،اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا دم بھرنے والوں اور عالم و متعلم کو چھوڑ کر سب ملعون ہیں"۔

12۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم :"إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَآءِ فِي الْاَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ يُهْتَدَى بِهَا فِيْ ظُلُمَاتِ

12۔سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"روئے زمین میں علماء ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں راہ نمائی

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُومُ أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ" رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

حاصل کی جاتی ہے۔ستارے غروب ہو جائیں تو مسافروں کے گم گشتہ راہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔"

13۔وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ " اللهَ وَمَلَآئِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ فِي الْبَحْرِ لَيُصَلُّوْنَ عَلَى مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

13۔سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوآدمیوں، ایک عابد اور ایک عالم کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"عالم کو عابد پراسی طرح برتری حاصل ہے جس طرح مجھے تم میں سے کم ترین شخص پر۔"مزید فرمایا:"اللہ تعالیٰ،اس کے فرشتے اورآسمان وزمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹیاں بلوں میں اورمچھلیاں سمندر کے اندرلوگوں کوعلم سکھانے والوں کے لیے رحمت کی دعا کرتی رہتی ہیں۔"

14۔عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "يُبْعَثُ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ فَيُقَالُ لِلْعَابِدِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ وَيُقَالُ لِلْعَالِمِ قِفْ حَتَّى تَشْفَعَ لِلنَّاسِ" رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ۔

14۔سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"عالم اور عابد کوقیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔عابد سے کہا جائے گا:جنت میں داخل ہوجاؤاور عالم سے کہا جائے گا:ٹھہرجاؤاورلوگوں کی سفارش کرو۔"

15۔ وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ الصَّحَابِيِّ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ (لِلْعُلَمَآءِ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَعَدَ عَلَى كُرْسِيِّهِ لِفَصْلِ عِبَادِهِ: إِنِّيْ لَمْ أَجْعَلْ عِلْمِيْ وَحِلْمِيْ فِيْكُمْ إِلَّا وَ أَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَغْفِرَ لَكُمْ عَلَى مَا كَانَ مِنْكُمْ وَلَا أُبَالِيْ" رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ۔

15۔سیدنا ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرسی پر بیٹھ کر اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا تو علماء سے کہے گا کہ میں نے اپنا علم وحلم تمہیں صرف اس لیے عنایت کیا تھا کہ میں تمہارے عمل جیسے بھی ہوں تمہیں بخش دوں اور میں بے پرواہ ہوں۔“

16۔ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "يَبْعَثُ اللهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَآءَ فَيَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَآءِ! إِنِّيْ لَمْ أَضَعْ عِلْمِيْ فِيْكُمْ لِأُعَذِّبَكُمْ إِذْهَبُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ"

قلت: وهذا الحديث وأشباهه وجميع أحاديث هذا الباب انما هي فی حق العالم العامل المبتغي بعلمه وجه الله تعالى (عزوجل) وأما العالم غير العامل فإنه من أشد الناس عذابا يوم القيامة، وكذا

16۔سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائے گا، پھر علماء کو علیحدہ کرکے فرمائے گا: اے علماء کی جماعت! میں نے اپنا علم تمہیں اس لیے نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب سے دوچار کروں، جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔“

یہ حدیث اور اس کے مسئلے کے متعلق آنے والی تمام احادیث اس عالمِ باعمل کے متعلق ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا متلاشی ہو، جہاں تک بے عمل عالم کا تعلق ہے تو اس کو قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ہوگا۔اسی

العالم الذى لم يبتغ بعلمه وجه الله عزوجل،لا يشم رائحة الجنه۔ وهو أحد الثلاثة الذين تسعر بهم النار قبل الخلائق كلهم، وقد جاء فى ذلك جمل من الأحاديث الصحيحة ليس هذا الكتاب محلها، وقد سأل فرقد السبخى الحسنَ البصرى عن شىء فأجابه، فقال: إن الفقهاء يخالفونك،فقال الحسن:ثكلتك أمك فريقد،وهل رأيت فقيها بعينك؟ إنما الفقيه الزاهد فى الدنيا، الراغب فى الآخرة، البصير بدينه، المداوم على عبادة ربه، الورع الكاف عن أعراض المسلمين، العفيف عن أموالهم،الناصح لجماعتهم، والله الموفق لا رب غيره۔

طرح علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی چیز کو چاہنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا بلکہ وہ ان تین شخصوں میں سے ہوگا جن کے لیے جہنم باقی مخلوقات سے پہلے سلگائی جائے گی۔فرقد سبخی رحمہ اللہ نے سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔جب انہوں نے جواب دیا تو فرقد سبخی رحمہ اللہ نے کہا: فقہاء آپ کے برعکس کہتے ہیں۔سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے فریقد! تیری ماں تجھ سے محروم ہو جائے، کیا تجھے کبھی کسی فقیہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا؟ فقیہ تو وہ ہے جو دنیا سے کنارہ کش رہتا ہو، آخرت کا طلبگار ہو، دین کا خیال رکھے، ہمیشہ عبادت گزار رہے، متقی ہو، مسلمانوں کی عزتوں سے نہ کھیلے، ان کے مال ودولت سے دامن بچائے رکھے، ان کا خیر خواہ ہو۔واللہ الموفق اس کے بغیر کوئی پروردگار نہیں۔

17۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : "فَضْلُ

17۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عالم

الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ سَبْعُونَ دَرَجَةً بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ حُضْرُ الْفَرَسِ سَبْعِينَ عَامًا" رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ۔

کو عابد پر ستر درجے برتری حاصل ہے، ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ گھوڑے کے ستر سال دوڑنے کے بعد طے ہونے والی مسافت کے برابر ہے۔"

18۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "فَقِيهٌ وَّاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

18۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شیطان کے لیے ایک عالم ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے۔"

19۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِي دِينٍ، وَلَفَقِيهٌ وَّاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ، وَّلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَّعِمَادُ هٰذَا الدِّينِ الْفِقْهُ" رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

19۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دین کی سمجھ حاصل کرنے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کوئی بہتر طریقہ اختیار نہیں کیا گیا۔ ایک عالم شیطان کے لیے ہزار عابد سے زیادہ گراں ہے۔ ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے، دینِ اسلام کا ستون اس کی سمجھ ہے۔"

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: "اَلْعَالِمُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْمُجَاهِدِ، وَإِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثُلِمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَّا يَسُدُّهَا إِلَّا خَلَفٌ مِّنْهُ"۔

سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "عالم روزہ دار قیام کرنے والے مجاہد سے افضل ہے۔ عالم کی موت سے اسلام میں ایک ایسا خلا پیدا ہو جاتا ہے جو اس کے بہتر جانشین کے بغیر پر نہیں ہو سکتا۔"

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے

قَالَ: "عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَوَدَّنَّ رِجَالٌ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ شُهَدَآءَ أَنْ يَّبْعَثَهُمُ اللهُ عُلَمَآءَ لِمَا يَرَوْنَ مِنْ كَرَامَتِهِمْ ، وَإِنَّ أَحَدًا لَّمْ يُوْلَدْ عَالِمًا وَّإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ"۔

"علم ضرور حاصل کرو۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، علماء کی عزت دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے خواہش کریں گے کہ کاش وہ علماء بن کر اٹھائے جاتے۔ کوئی شخص پیدائشی عالم نہیں ہوتا، علم سیکھنے سے آتا ہے۔"

وَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: "لَيْسَ أَعَزُّ مِنَ الْعِلْمِ ، الْمُلُوْكُ حُكَّامٌ عَلَى النَّاسِ وَالْعُلَمَآءُ حُكَّامٌ عَلَى الْمُلُوْكِ"۔

ابوالاسود رحمہ اللہ کا قول ہے کہ "علم سے بڑھ کر کوئی چیز باعثِ عزت نہیں ہے۔ بادشاہ عوام کے حاکم ہوتے ہیں ، علماء بادشاہوں کے حاکم ہوتے ہیں۔"

وَسُئِلَ عَبْدُ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ : مَنِ النَّاسُ ؟ قَالَ : اَلْعُلَمَآءُ ، قِيْلَ: فَمَنِ الْمُلُوْكُ ؟ قَالَ: اَلزُّهَّادُ۔ قِيْلَ : فَمَنِ السُّفَهَاءُ ؟ قَالَ: اَلَّذِيْ يَأْكُلُ الدُّنْيَا بِدِيْنِهٖ۔

سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: (بہتر) لوگ کون ہیں؟ فرمایا: علماء۔ پھر پوچھا گیا: (بہتر) بادشاہ کون ہیں؟ کہا: دنیا کی طلب نہ رکھنے والے زاہد۔ پھر پوچھا گیا: بے وقوف کون ہیں؟ فرمایا: جو دنیا کو دین کے ذریعے کھاتے ہیں۔"

20۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِيْ مُتَّكِئٍ الْمَسْجِدِ مُتَّكِئٌ

20۔ سیدنا صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے

عَلَى بُرْدٍ لَّهُ أَحْمَرُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! إِنِّي جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ ۔ فَقَالَ : "مَرْحَبًا ، بِطَالِبِ الْعِلْمِ ، إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَتَحُفُّهُ الْمَلَآئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغُوا السَّمَآءَ الدُّنْيَا مِنْ مَّحَبَّتِهِمْ لِمَا يَطْلُبُ " رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَاجَةَ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : " مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ ، بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَآئِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا ، بِمَا يَصْنَعُ " ۔

اندر سرخ چادر لیے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں علم حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''طالبِ علم کو مبارک ہو، طالبِ علم کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور طلبِ علم سے محبت کی بناء پر اوپر تلے قطار بنائے ہوئے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے بھی ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی شخص اپنے گھر سے علم حاصل کرنے کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے اس کام سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔''

21۔وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ غَدَا يُرِيدُ الْعِلْمَ يَتَعَلَّمُهُ لِلّٰهِ فَتَحَ اللهُ لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَفَرَشَتْ لَهُ الْمَلَآئِكَةُ أَكْنَافَهَا ،وَصَلَّتْ عَلَيْهِ (الْمَلَآئِكَةُ) وَمَلَآئِكَةُ السَّمَاوَاتِ

21۔سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے علم حاصل کرنے کے ارادے سے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیتے ہیں اور فرشتے اس کے لیے

وَحِيْتَانُ الْبَحْرِ وَلِلْعَالِمِ مِنَ الْفَضْلِ عَلَى الْعَابِدِ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى أَصْغَرِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَآءِ وَالْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ، اَلَآ اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا، وَّلٰكِنَّهُمْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظِّهٖ ، وَمَوْتُ الْعَالِمِ مُصِيْبَةٌ لَّا تُجْبَرُ ، وَثُلْمَةٌ لَّا تُسَدُّ ، وَهُوَ نَجْمٌ طُمِسَ ، وَمَوْتُ قَبِيْلَةٍ أَيْسَرُ مِنْ مَّوْتِ عَالِمٍ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ۔

اپنے پر بچھا دیتے ہیں، آسمانوں کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے رحمت کی دعا کرتی ہیں۔ عالم کو عابد پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے چودھویں کے چاند کو آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر۔ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں البتہ انبیاء علیہم السلام نے ورثے میں درہم و دینار نہیں چھوڑے، ان کا ترکہ علم ہے۔ جو اسے حاصل کر لے اس نے اپنا حصہ لے لیا۔ عالم کی موت نا قابلِ تلافی نقصان ہے اور پر نہ ہونے والا خلا ہے۔ وہ تو ایک ستارہ تھا جو غروب ہو گیا۔ ایک پورے قبیلے کی موت عالم کی موت سے ہلکی ہے۔"

22۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "مَا مِنْ رَّجُلٍ تَعَلَّمَ كَلِمَةً أَوْ كَلِمَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا مِّمَّا فَرَضَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَتَعَلَّمُهُنَّ وَيُعَلِّمُهُنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ" قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْثًا بَعْدَ اِذْ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ

22۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اگر کوئی شخص اللہ عزوجل کے فرائض میں سے ایک دو تین چار یا پانچ الفاظ بھی سیکھ لے اور دوسروں کو سکھائے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ سننے کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

23۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَّتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

23۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے بہتر صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان خود علم سیکھ کر دوسرے مسلمان بھائی کو سکھائے۔''

24۔ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "لِأَنْ تَغْدُوَ فَتُعَلِّمَ آيَةً مِّنْ كِتَابِ (اللهِ) خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ، وَلِأَنْ تَغْدُوَ فَتُعَلِّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

24۔سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا صبح کے وقت جا کر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ایک آیت کی تعلیم دینا سو رکعت نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور علم کا ایک باب سکھانا، اس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، ہزار رکعت نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔''

25۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم! وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: "مَجَالِسُ الْعِلْمِ" رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔

25۔سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم جنت کے باغیچوں میں سے گزرو تو ان میں سے کھایا پیا کرو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ فرمایا: ''علم کی محفلیں جنت کے باغیچے ہیں۔''

26۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "اَلْحِكْمَةُ

26۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دانائی مومن

ضَآلَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا". رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ

وقلت: شبه النبى ﷺ الحكمة بالضالة، وهى الشيء الضائع، ومعناه أن المؤمن لا يزال يطلب الحكمة ويسعى فى طلبها، كما أن صاحب الضالة لا يزال يطلبها وينشدها حتى يجدها. وفيه معنى آخر، وهو أن صاحب الضالة لا يتركها اذا وجدها عند صغير لصغره، ولا عند حقير لحقارته، كذلك طالب العلم لا يأنف من أخذه عمن وجده عنده وفيه معنى آخر وهو أن من كانت الضالة عنده لا يجوز له أن يكتمها ولا يحبسها عن صاحبها اذا وجدها، لأنه أحق بها، كذلك لا يسع العالم أن يكتم علمه عن طالبه، ولا يحبسه عنه، لأنه قد وجد ضالته عنده، وهو مستحقها، فيجب عليه أن يبذلها له والله أعلم.

کی گمشدہ متاع ہے، جہاں سے بھی اسے مل جائے وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔" نبی ﷺ نے دانائی کی بات کو گمشدہ چیز سے تشبیہہ دی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ دانائی کی بات کی تلاش میں کوشاں رہتا ہے۔ جیسے گمشدہ چیز کا مالک اس وقت تک اپنی چیز کی تلاش جاری رکھتا ہے اور اس کے لیے اعلان کرتا ہے جب تک اسے مل نہ جائے۔ اس سے ایک دوسری بات یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ جیسے گم شدہ چیز کا مالک اس کے مل جانے کے بعد اس چیز کو اس وجہ سے نہیں چھوڑتا کہ یہ اس کو حقیر یا معمولی آدمی کے پاس سے ملی ہے، ایسے ہی طالبِ علم جس سے بھی اسے علم حاصل ہو نفرت نہیں کرتا۔ اس میں ایک تیسرا پہلو یہ بھی ہے کہ جیسے گم شدہ چیز پکڑنے والے کے لیے اسے چھپانا اور مالک کے آنے پر اس کے حوالے نہ کرنا جائز نہیں، ایسے ہی عالم کے لیے علم کو پوچھنے والے سے چھپانا ناجائز ہے کیونکہ یہ تو اس کی گم شدہ متاع ہے اور وہ اس کا مستحق ہے، لہٰذا اسے دینا واجب ہے۔ واللہ اعلم۔

27۔ وَعَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لِيْ : " يَا قُبَيْصَةُ ! مَا جَآءَ بِكَ ؟ " قُلْتُ : كَبِرَتْ سِنِّيْ ، وَرَقَّ عَظْمِيْ ، فَأَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ ۔ قَالَ : " يَا قُبَيْصَةُ ! مَا مَرَرْتَ بِحَجَرٍ وَلَا مَدَرٍ (وَلَا شَجَرٍ) إِلَّا اسْتَغْفَرَ لَكَ " رَوَاهُ أَحْمَدُ ۔

27۔سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اے قبیصہ !تم کس مقصد کے لیے آئے ہو؟''میں نے عرض کیا: میری عمر کافی ہوگئی ہے اور میں کمزور ہو چکا ہوں، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی مفید بات بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''اے قبیصہ! تو جس کچی پکی عمارت یا درخت کے پاس سے گزرا ہے، اس نے تیرے لیے مغفرت کی دعا کی ہے۔''

28۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : " مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ اِلَّا أَنْ يَّتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ " رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ۔

28۔سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''جو شخص مسجد میں صرف اس لیے گیا کہ وہ اچھی بات سیکھے یا سکھائے، اسے مکمل (یعنی صحیح الارکان) حج ادا کرنے کا ثواب ہے۔''

29۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : " مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

29۔سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جو شخص طلبِ علم کی راہ میں نکلا، واپسی تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں شمار

حَتّٰی يَرْجِعَ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه وَلَفْظُهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنْ جَآءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا لَمْ يَأْتِهِ اِلَّا لِخَيْرٍ يَّتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَمَنْ جَآءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ".

ہوتا ہے۔" ابن ماجہ نے یہ حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے اور اس کے الفاظ ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی ﷺ) میں محض اس لیے آیا کہ وہ نیکی کی بات سیکھے یا سکھائے، وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا درجہ رکھتا ہے اور جو اس کے علاوہ کسی مقصد کے لیے آتا ہے، اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص کسی دوسرے کی دولت دیکھ رہا ہو۔"

30۔ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ، وَلَا تَخَفَّفَ، وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا فِيْ طَلَبِ عِلْمٍ اِلَّا غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ حَيْثُ يَخْطُوْا عَتَبَةَ دَارِهٖ" رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔

30۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب کوئی شخص جوتے یا موزے اور کپڑے پہن کر حصولِ علم کے لیے روانہ ہوتا ہے تو گھر کی چوکھٹ سے باہر قدم رکھتے ہی اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

31۔ عَنْ وَّاثِلَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "مَنْ طَلَبَ عِلْمًا (فَأَدْرَكَهُ كَتَبَ اللهُ لَهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ، وَمَنْ طَلَبَ عِلْمًا) فَلَمْ

31۔سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص طلبِ علم کے لیے روانہ ہوتا ہے اور اسے حاصل کر لیتا ہے، اسے دوہرا اجر ملتا ہے اور جو طلبِ علم

يُدْرِكُهُ كَتَبَ اللهُ لَهُ كِفْلًا مِّنَ الْأَجْرِ "رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔

کے لیے روانہ ہو لیکن حاصل نہ کر سکے اسے ایک اجر ملتا ہے۔

32۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَآءَهُ اَجَلُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَقِيَ اللهَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ اِلَّا دَرَجَةُ النُّبُوَّةِ" رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔

32۔سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو طلبِ علم کے دوران موت آ گئی، اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت اس کے اور نبیوں کے درمیان صرف نبوت کے ایک درجے کا فرق ہوگا۔"

33۔ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: لَبَابٌ يَّتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ أَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنْ أَلْفِ رَكْعَةٍ تَطَوُّعًا وَّقَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا جَآءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ (وَهُوَ) شَهِيْدٌ" رَوَاهُ بَزَّارُ

33۔سیدنا ابوذر اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں کا قول ہے کہ ایک مسئلہ سیکھنا ہزار رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حصولِ علم کے دوران آنے والی موت شہادت کی موت ہے۔"

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تُذَاكُرُ الْعِلْمَ بَعْضَ لَيْلَةٍ أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اِحْيَآئِهَا وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لِأَنْ أَتَعَلَّمَ مَسْأَلَةً أَحَبُّ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ وَعَنْهُ قَالَ: مَنْ رَّأَى اَنَّ الْغُدُوَّ اِلَى الْعِلْمِ لَيْسَ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ "ایک مسئلہ سیکھنا مجھے پوری رات کے قیام سے زیادہ پسند ہے۔" نیز فرمایا: "جو شخص تحصیلِ علم کو جہاد نہیں سمجھتا اس کی عقل و فہم میں نقص ہے۔"

بِجِهَادٍ، فَقَدْ نَقَصَ فِيْ رَأْيِهِ وَعَقْلِهِ

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رحمہ اللہ: طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ النَّافِلَةِ۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ''علم کا حصول نفلی عبادت سے افضل ہے۔''

34۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ''مَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَهُوَ مُبْطِلٌ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِيْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِيْ أَعْلَاهَا'' رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

34۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے حق پر نہ ہوتے ہوئے جھگڑا نہ کیا اس کا گھر جنت کے اردگرد بنایا جائے گا اور جس نے حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا نہ کیا اس کا گھر جنت کے درمیان میں بنایا جائے گا، جس نے حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کیا اس کا گھر بالائی جنت میں بنایا جائے گا۔''

35۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ وَأَبِيْ أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہم اجمعین: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ''ذَرُوا الْمِرَآءَ فَأَنَا زَعِيْمٌ بِثَلَاثَةِ أَبْيَاتٍ فِي الْجَنَّةِ فِيْ رِبَاضِهَا، وَوَسَطِهَا، وَأَعْلَاهَا لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَهُوَ صَادِقٌ ذَرُوا الْمِرَآءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ مَا نَهَانِيْ عَنْهُ رَبِّيْ بَعْدَ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ

35۔ سیدنا ابودرداء، ابوامامہ اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم اجمعین کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جھگڑا کرنا چھوڑ دو، میں ضمانت دیتا ہوں کہ سچ پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کرنے والے شخص کے لیے جنت میں تین جگہوں پر گھر بنایا جائے گا: جنت کے گرد و نواح میں، اس کے وسط میں اور بالائی جگہ پر۔ جھگڑا کرنا چھوڑ دو، میرے رب نے

الْمِرَآءِ" رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔

36۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، أَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِّنْ مَّالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة۔

37۔ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثَلَاثٍ، صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْا لَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

38۔ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "خَيْرُ مَا

بتوں کی عبادت سے روکنے کے بعد سب سے پہلے اسی سے روکا ہے۔

36۔سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو موت کے بعد جن اعمال کا ثواب پہنچتا ہے ان میں سے کچھ عمل یہ ہیں: علم کی نشر و اشاعت، نیک اولاد، قرآنِ مجید کا نسخہ جو ترکے میں چھوڑا گیا ہو، مسجد کی تعمیر، مسافر خانہ، نہر بنوانا اور ایسا مالی صدقہ جو بحالتِ صحت ادا کیا گیا ہو، موت کے بعد بھی اس کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔''

37۔سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی فوت ہوجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے البتہ تین چیزوں کا (ثواب جاری رہتا ہے) صدقۂ جاریہ، فائدہ مند علم اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔''

38۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ آدمی

يُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ: وَلَدٌ صَالِحٌ يَّدْعُوا لَهُ، وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَبْلُغُهُ أَجْرُهَا، وَعِلْمٌ يُّعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے اس میں بہترین چیزیں تین ہیں: نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے، صدقۂ جاریہ جس کا اجرا سے ملتا رہے اور علم جس پر عمل ہوتا رہے۔"

39۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

39۔ سیدنا سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے اپنے باپ (معاذ بن انس رضی اللہ عنہ) سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص علم سکھاتا ہے، اسے اس پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کا ثواب ملتا ہے اور اس سے ان کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔"

40۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَا تَصَدَّقَ النَّاسُ بِصَدَقَةٍ مِّثْلِ عِلْمٍ يُّنْشَرُ" رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ۔

40۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "علم سکھانے سے بہتر کوئی صدقہ نہیں کر سکے گا۔"

41۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الْأَجْوَدِ الْأَجْوَدِ؟ اَللهُ الْأَجْوَدُ الْأَجْوَدُ، وَأَنَا أَجْوَدُ وَلَدِ آدَمَ، وَأَجْوَدُهُمْ مِّنْ بَعْدِي رَجُلٌ عَلَّمَ

41۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں حد درجہ سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ حد درجہ سخی ہے اور میں بنی نوعِ انسان میں سب سے زیادہ سخی ہوں۔ میرے بعد

عِلْمًا فَنَشَرَ عِلْمَهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَّحْدَهُ ، وَرَجُلٌ جَادَ بِنَفْسِهِ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يُقْتَلَ "رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو علم حاصل کرتا ہے اور پھر اسے پھیلاتا ہے، وہ قیامت کے دن اکیلا ہی ایک امت کے برابر اٹھایا جائے گا۔اس کے بعد وہ شخص ہے جس نے اللہ عزوجل کے راستے میں اپنی جان کی بازی لگادی"۔

42۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "وَاللّٰهِ لَأَنْ يُّهْدَى بِهُدَاكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ " رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ۔

42۔سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! اگر تیرے ذریعے ایک آدمی کو ہدایت مل جائے تو وہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے"۔

43۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَّنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا " رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

43۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص بھلائی کی دعوت دیتا ہے، اسے اس کی آواز پر لبیک کہنے والے تمام لوگوں کا ثواب ملتا ہے، یہ چیز ان کے اجر میں کوئی کمی واقع نہیں کرتی اور (ایسے ہی) جو شخص برائی کی طرف بلائے، اسے ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس کے پیچھے لگیں گے، اس سے ان کے گناہ کم نہیں ہوں گے"۔

مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللهُ أَمْرَهُ ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهِ ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ" رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

ہے۔جس کا مطمع نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ منتشر کر دیتا ہے اور جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ منظّم کر دیتا ہے،اسے استغنائے قلب سے نوازتا ہے اور دنیا اپنی مرضی کے علی الرغم اس کی طرف آتی ہے۔"

46۔ وَعَنْ أَبِي الرُّدَيْنِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : "مَا مِنْ قَوْمٍ يَّجْتَمِعُوْنَ عَلَى كِتَابِ اللهِ يَتَعَاطَوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا كَانُوْا أَضْيَافًا لِّلّٰهِ ، وَإِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ حَتّٰى يَقُوْمُوْا،أَوْ يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ وَمَا مِنْ عَالِمٍ يَّخْرُجُ فِيْ طَلَبِ عِلْمٍ مَخَافَةَ أَنْ يَّمُوْتَ أَوْ اِنْتِسَاخِهِ مَخَافَةَ أَنْ يَّنْدَرِسَ إِلَّا (كَانَ) كَالْغَادِي الرَّآئِحِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَمَنْ يُّبَطِّئْ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يَسْرَعْ بِهِ نَسَبُهُ" رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ . وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ رحمه الله قَالَ : قُلْتُ لِأَبِيْ :

46۔سیدنا ابورُدَین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جب لوگ اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب ایک دوسرے کو سکھاتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے مہمان بن جاتے ہیں،مجلس برخواست کرنے یا کسی دوسری بات میں مشغول ہونے تک فرشتے انہیں اپنی آغوش میں لیے رکھتے ہیں۔جب کوئی عالم یہ نیت لے کر علم حاصل کرنے کے لیے روانہ ہوتا ہے کہ مبادا وہ ختم ہو جائے یا مٹ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے جانے والے کی طرح ہوتا ہے اور جس شخص کو اس کا عمل گرا دے،اسے حسب و نسب بڑھا نہیں سکتا۔" جناب عبداللہ اپنے والد امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

أَتَهَجَّدُ بِاللَّيْلِ أَوْ أَكْتُبُ الْعِلْمَ فَقَالَ : أُكْتُبِ (العلم) قلت : وانما قال له ذلك لأن كتابة العلم يتعدّى نفعها اِلى غيره فله أجره وأجر من انتفع بذلك فى حياته وبعد موته أبدًا ، وأما التهجد فليس له اِلا أجره فقط والله أعلم۔

کے بارے میں کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا: 'میں رات کو تہجد ادا کروں یا علم جمع کروں؟' فرمانے لگے: ''علم جمع کرو۔'' (مصنف کہتا ہے) میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بات اس لیے کہی کہ جب تصنیف کا فائدہ دوسروں تک پہنچتا ہے تو اس علم کا بھی ثواب ہوتا ہے اور اس سے فائدہ حاصل کرنے والوں کا بھی ثواب ہوتا ہے جب کہ تہجد کا صرف اپنا ثواب ہوتا ہے۔

ثواب العمل على الكتاب والسنَّة والتمسك بهما

کتاب وسنت پر عمل کرنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : " قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ " (آل عمران:31)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آپ کہہ دیں اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا۔“

وَقَالَ تَعَالَى : " وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ " (النسا:80)

نیز فرمایا: ”اور جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔“

وَقَالَ تَعَالَى : " اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ " (النور:52،51)

اور فرمایا: درحقیقت مومنوں کی بات ہی یہ ہوتی ہے جب اُنہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کردے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سُنا اور ہم نے فرماں برداری کی اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کی نافرمانی سے بچے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

وَقَالَ تَعَالَى : " فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ " اِلٰى قَوْلِهٖ " وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ " (الاعراف:158,157)

اورارشادباری تعالیٰ ہے:''سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور انہوں نے اُس کوقوت دی اوراس کی مدد کی اوراس نور کی اتباع کی جواُس کے ساتھ نازل کیا گیاوہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔''

47۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ ۣ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : " مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَّأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ " قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! اِنَّ هٰذَا فِيْ أُمَّتِكَ كَثِيْرٌ قَالَ : " وَسَيَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ ۢ بَعْدِيْ " رَوَاهُ الْحَاكِمُ .

47۔سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جوشخص حلال کھائے،سنت پر عمل کرے اورلوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں،وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا:''اے اللہ کے رسول ﷺ !اس طرح کے لوگ تو آپ ﷺ کی امت میں بہت ہیں''۔آپ ﷺ نے فرمایا:''میرے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے۔''

48۔ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ ۣ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ : " اَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ " قَالُوْا : بَلٰى قَالَ : " اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ

48۔ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا:''کیاتم یہ گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اورمیں اللہ تعالیٰ کارسول ہوں؟''صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا:

طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، فَتَمَسَّكُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تُهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا" رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔

''کیوں نہیں، ہم گواہی دیتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس قرآن کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھ میں، اسے مضبوطی سے پکڑو، اس کے بعد تم کبھی ہلاک ہو گے نہ گمراہ۔''

49۔وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَوْعِظَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، (فقال): فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَأَوْصِنَا قَالَ (فقال): "أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ، وَإِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ (مِنْ بَعْدِي) عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

49۔سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا وعظ فرمایا کہ دلوں پر خوف طاری ہو گیا اور آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ہم نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسے لگتا ہے جیسے یہ الوداعی وعظ ہو۔آپ ہمیں کوئی خاص نصیحت فرمائیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری تمہیں خصوصی نصیحت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کوئی غلام ہی تمہارا امیر بن جائے۔جو تم میں سے زندہ رہا، وہ بہت سارے اختلافات دیکھے گا، تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی سنت کو چمٹ جانا، اس پر سختی سے عمل پیرا رہنا، نو پیدا شدہ مسائل سے بچ کر رہنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی

وَالتِّرْمِذِيُّ ۔

ہے۔" حدیث کا مفہوم یہ ہے سنت کو اس طرح مضبوطی سے تھامو جیسے کہ داڑھوں سے کاٹنے والا شخص کسی چیز کو زور سے دباتا ہے کہ کہیں چھوٹ نہ جائے۔

50۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: "مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ" رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ۔

50۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص امت کے اختلاف کے وقت میری سنت اختیار کرتا ہے، اسے شہید کا ثواب ملتا ہے۔"

51۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : "لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةٌ، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى سُنَّتِي فَقَدِ اهْتَدَى، وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ" رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ

51۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ہر عمل کی تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کی آہستگی۔ جس کی آہستگی میری سنت کی طرف ہوئی وہ ہدایت یافتہ ہوگیا اور جس کی آہستگی کسی دوسری چیز کی طرف ہوئی وہ ہلاک ہوگیا۔"

52۔ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِبِلَالِ ابْنِ الْحَارِثِ يَوْمًا : "اِعْلَمْ يَا بِلَالُ!" قَالَ: مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قَالَ: "اِعْلَمْ

52۔ سیدنا کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے کثیر کے دادا عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو ایک دن فرمایا: "اے بلال! تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔" اس نے عرض

أَنَّ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَّا يَرْضَاهَا اللهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ آثَامِ مَّنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا"۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کیا معلوم ہونا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں اس چیز کا علم ہونا چاہیے کہ جس شخص نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد ختم ہوگئی ہو، اسے ان تمام لوگوں کا ثواب ملے گا جو اس پر عمل پیرا ہوں گے، اس طرح ان کے ثواب میں کچھ کمی واقع نہیں ہوگی۔ اسی طرح جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں ناپسندیدہ ہے، اسے ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس پر عمل کریں گے اور لوگوں کے بوجھ میں اس سے ذرا کمی نہیں ہوگی۔''

أَبْوَابُ قِرَآءَةِالْقُرْآنِ
ثَوَابُ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ عَلَّمَهُ تَلَاهُ أَوْ اِسْتَمَعَهُ لِوَجْهِ اللهِ (عَزَّوَجَلَّ)

تلاوتِ قرآن مجید
قرآن کو پڑھنے پڑھانے تلاوت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سننے کا ثواب

قَالَ اللهُ تَعَالَى : "اَلَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهِ " (البقرة:121)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اسے پڑھتے ہیں جیسا کہ اسے پڑھنے کا حق ہے، وہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالَى : "وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا "

(الاسراء:45)

اور فرمایا: ''اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور اُن کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک چھپا ہوا پردہ بنا دیتے ہیں۔''

وَقَالَ تَعَالَى : "وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ "

(الاسراء:82)

اور فرمایا: ''اور ہم اس قرآن میں سے تھوڑا تھوڑا نازل کرتے ہیں جو مؤمنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔''

وَقَالَ تَعَالَى : "إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ

اور فرمایا: یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے

كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ
تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ
وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ
شَكُوْرٌ وَالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ مِنَ
الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌ بَصِيْرٌ ثُمَّ
اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ
عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ
مُّقْتَصِدٌ ۚ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ؕ
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ
اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَّلِبَاسُهُمْ
فِيْهَا حَرِيْرٌ وَّقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ
اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ
شَكُوْرُ ۨ الَّذِيْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ
مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا
يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ (فاطر:35-29)

ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اُس میں سے چھپے اور کھلے خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کی اُمید رکھتے ہیں جو ہرگز برباد نہیں ہوگی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اُن کے اجر اُن کو پورے کے پورے دے اور اپنے فضل سے اُن کو اور زیادہ دے۔ یقیناً وہ بے حد بخشنے والا، نہایت قدردان ہے۔ (30) اور ہم نے آپ کو کتاب میں سے جو وحی کی ہے وہ حق ہے اور اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی یقیناً پوری خبر رکھنے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ (31) پھر ہم نے اس کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب فرمایا چنانچہ اُن میں سے کوئی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے، اور ان میں سے کوئی میانہ رَو ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والا ہے، یہی بہت بڑا فضل ہے۔ (32) ہمیشہ کی جنتیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان میں انہیں سونے

کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان میں اُن کا لباس ریشم ہوگا۔(33) اور وہ کہیں گے سب تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا، بلاشبہ ہمارا رب یقیناً بے حد بخشنے والا، نہایت قدردان ہے۔(34) جس نے ہمیں اپنے فضل سے اَبدی قیام کی جگہ پر اتار دیا، اُس میں نہ ہمیں کوئی مشقت پہنچتی ہے اور نہ ہی اُس میں ہمیں کبھی تھکاوٹ پہنچتی ہے۔(35)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: "اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِيۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَقُلُوۡبُهُمۡ اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ

(الزمر:23)

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل کیا ہے، ایسی کتاب جو آپس میں ملتی جلتی ہے جو بار بار دہرائی جانے والی ہے، اس سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر اُن کی کھالیں اور اُن کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف نرم ہو جاتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے اس سے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دیتا ہے تو اُس کے لیے کوئی ہدایت دینے والا نہیں''۔

53۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ : " اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِّأَصْحَابِهِ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

53۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”قرآنِ مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔“

54۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما : اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : " اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ " رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ۔

54۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے دن کے وقت کھانے اور پینے سے روک دیا تھا، اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما اور قرآنِ مجید کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے رات کو نیند سے روکا تھا، میری سفارش قبول فرما اور دونوں کی سفارش کو قبول کرلیا جائے گا۔“

55۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : " اَلْقُرْآنُ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ وَّمَاحِلٌ مُّصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ

55۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآنِ مجید ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول ہوگی اور ایسا مدِمقابل ہے جس کی بات مانی جائے گی۔ جو شخص اسے اپنا پیش رو بنائے

حِبَّانَ.

گا اسے یہ جنت تک لے جائے گا اور جس نے اسے پسِ پشت ڈال دیا اسے یہ دوزخ تک دھکیل کر لے جائے گا۔"

56۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

56۔ سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے قرآنِ کریم پڑھا اور اسے حفظ کر لیا، اس کی حلال کردہ چیز کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دے گا اور اس کے قبیلے کے دس ایسے افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول کرے گا جن کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہو۔"

57۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: "خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

57۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے اچھے لوگ وہ ہیں جو قرآنِ مجید خود بھی سیکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں۔"

58۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: "أَيُّكُمْ

58۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، ہم صفہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يُحِبُّ أَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى بُطْحَانَ أَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ " فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! كُلُّنَا يُحِبُّ ذٰلِكَ، قَالَ : "أَفَلَا يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ فَيَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ مِّنْ ثَلَاثٍ وَّأَرْبَعٌ خَيْرٌ مِّنْ أَرْبَعٍ وَّمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

”کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز بطحاء یا عقیق تک جائے اور وہاں سے کسی گناہ یا قطع رحمی کے بغیر دو فربہ اونٹنیاں لے کر آجائے؟“ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر شخص اس بات کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم مسجد میں جا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب کی دو آیتیں کیوں نہیں سیکھتے یا پڑھتے، یہ تمہارے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار چار سے بہتر ہیں اور جتنی آیتیں ہوں گی اتنے اونٹوں سے بہتر ہیں۔“

59۔ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "يَا أَبَا ذَرٍّ! لَأَنْ تَغْدُوَ فَتُعَلِّمَ آيَةً مِّنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ وَّلَأَنْ تَغْدُوَ فَتُعَلِّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ بِهِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

59۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! اگر تو جا کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت کسی کو سکھائے تو یہ تیرے لیے سو رکعت پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر تو علم کا ایک پورا باب سکھائے خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو تو وہ تیرے لیے ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔“

60۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْؤُهُ أَحْسَنَ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ

60۔ سیدنا سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیاہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قرآنِ مجید پڑھ کر اس پر عمل کرے گا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی گھروں میں پہنچنے والی سورج کی روشنی سے خوبصورت ہوگی۔ اس پر عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟“

61۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ تَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِّنْ نُوْرٍ ضَوْؤُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا تَقُوْمُ لَهُمَا الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ : بِمَا كُسِيْنَا هٰذَا ؟ فَيُقَالُ : بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ" رَوَاهُ الْحَاكِمُ۔

61۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قرآنِ مجید پڑھے، اسے سیکھے اور اس کے مطابق عمل کرے، اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک ایسا نورانی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو ایسے لباس پہنائے جائیں گے جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں بن سکتی۔ وہ دونوں کہیں گے: یہ ہمیں کس وجہ سے پہنایا گیا؟ انہیں کہا جائے گا کہ تمہارے بیٹے کے قرآنِ مجید کو حاصل کرنے کی بنا پر۔“

62۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى : "ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ" قَالَ: اَلَّذِيْنَ قَرَؤُوا الْقُرْآنَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ

62۔سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ''جو شخص قرآنِ مجید پڑھتا ہے وہ گھٹیا ترین عمر تک نہیں پہنچتا۔'' یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یعنی ''ہم نے ان کو ذلت میں پھینک دیا سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور جنہوں نے قرآنِ مجید پڑھا۔''

63۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : "يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

63۔سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآنِ مجید پڑھنے والے کو کہا جائے گا: پڑھتا جا، چڑھتا جا اور ترتیل کر جیسے تو دنیا میں ترتیل کیا کرتا تھا، تیرا ٹھکانہ وہاں ہے جہاں تو آخری آیت تلاوت کرے گا۔''

قال أبو سليمان الخطابی فی معالم السنن جاء فی الأثر أن عدد أی القرآن علی قدر درج (الجنة) فيقال للقاری: ارق فی الدَّرجة علی قدر ما كنت تقرأ من (آی) القرآن فمن استوفی

ابوسلیمان خطابی نے معالم السنن میں بیان کیا ہے کہ ایک روایت میں بیان ہوا ہے کہ: ''قرآنِ مجید کی آیات کی تعداد جنت کے درجوں کے برابر ہے۔لہٰذا قاری کو کہا جائے گا: اتنے درجے چڑھ جا جتنی تو قرآنِ مجید کی آیتیں تلاوت کیا کرتا تھا،

جميع القرآن استولى على أقصى درجة الجنة فى الآخرة ، ومن قرأ جزءا منه كان رقيُّه فى الدرج على قدر ذلك فيكون منتهى الثواب عند مُنْتَهَى الْقراءة۔

جو شخص قرآن ازبر کرلیتا ہے وہ آخرت میں جنت کے آخری درجے پر فائز ہوگا اور جو شخص ایک پارہ پڑھے گا اس کی بلندی اس کے مطابق درجے تک ہوگی اور ثواب کی انتہا وہاں ہوگی جہاں تلاوت کی انتہا ہوگی۔"

64۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَجِيْءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ : يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ : يَا رَبِّ اِرْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ : اِقْرَأْ وَارْقَ وَيَزْدَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

64۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے روز صاحبِ قرآن آئے گا تو قرآنِ مجید کہے گا: اے میرے رب! اسے لباس عنایت فرما، لہٰذا اسے عزت واکرام کا لباس زیبِ تن کرادیا جائے گا۔ پھر قرآنِ مجید کہے گا: اے میرے ربّ! اسے اور دے۔ پھر اسے عزت واکرام کا تاج پہنا دیا جائے گا۔ پھر قرآنِ مجید کہے گا: اے میرے پروردگار! اس پر خوش ہوجا، تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوجائے گا، پھر اسے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے اسے ایک نیکی اضافی طور پر دی جائے گی۔"

65۔ وَعَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَاحَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ

65۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حسد کی

عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَّهُ فَقَالَ : يَالَيْتَنِيْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِيْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَآ أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حد تک رشک صرف دو آدمیوں کے لیے جائز ہے۔ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے علم سے نوازا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہتا ہو،اس کا ہمسایہ اسے سن کر کہے:کاش مجھے بھی یہ نعمت دی جاتی جو اسے عطا ہوئی ہے اور میں بھی ایسے کرتا جیسے یہ کرتا ہے اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور وہ اسے راہِ حق میں خرچ کرتا ہے(اسے دیکھ کر) آدمی کہتا ہے:کاش مجھے بھی اس جیسی نعمت عطا ہوتی تاکہ میں اس جیسے کام کرتا۔''

66۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "ثَلَاثَةٌ لَّا يَهُولُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ هُمْ عَلَى كَثِيبٍ مِّنْ مِّسْكٍ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ قَوْمًا وَّهُمْ بِهِ رَاضُونَ ، وَدَاعٍ يَّدْعُوا إِلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَفِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيهِ

66۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں کو قیامت گھبراہٹ زدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی انہیں حساب کی سختی کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ وہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہونے تک کستوری کے ٹیلوں پر رہیں گے:ایک وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے قرآنِ مجید پڑھا اور اس کے ذریعے لوگوں کی امامت کی اور

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ ﵁ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلاَّ مَرَّةً وَّمَرَّةً حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَّمَا حَدَّثْتُ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: "ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَهُوْلُهُمُ الْفَزَعُ وَلَا يَفْزَعُوْنَ حِيْنَ يُفْزِعُ النَّاسُ رَجُلٌ عُلِّمَ الْقُرْآنَ فَقَامَ بِهِ يَطْلُبُ وَجْهَ اللهِ وَمَا عِنْدَهُ"۔

لوگ اس پر راضی رہے۔ دوسرا شخص وہ داعی (مؤذن) جو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے پانچ نمازوں کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے ربّ کے حقوق بھی بطریقِ احسن سرانجام دیے اور اپنے مالکوں کے حقوق بھی۔" اس کی ایک اور روایت میں یہ ہے کہ اگر میں نے ایک اور ایک حتیٰ کہ سات دفعہ نہ سنا ہوتا تو میں بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "تین آدمی قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے اور انہیں قیامت خوفزدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی وہ لوگوں کے گھبرانے کے وقت گھبرائیں گے: (ان میں سے) ایک شخص وہ ہے جسے قرآنِ مجید سکھایا گیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے انعامات کی طلب کی نیت سے اسے (نماز کے دوران قیام کی حالت میں پڑھا)۔"

67۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : " اِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ اِلَى اللهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ " يَعْنِي الْقُرْآنَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ۔

67۔سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''قرآنِ مجید میں سے صادر ہونے والے الفاظ سے افضل کسی بھی چیز کے ذریعے تم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کر سکتے۔''

68۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : " ما أَذِنَ اللهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَّكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِيْ صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

68۔سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو دو رکعت نماز سے افضل ہو۔جب تک بندہ نماز میں ہوتا ہے نیکی بندے کے سر پر نچھاور کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندے اس (قرآن) میں سے پڑھے جانے والے کلمات سے بڑھ کر کسی چیز کے ذریعے تقرب حاصل نہیں کر سکے۔''

69۔ وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : " اِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ " قَالُوْا : مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قَالَ : " أَهْلُ الْقُرْآنِ ، هُمْ أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ " رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

69۔سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''لوگوں میں سے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کے خویش و اقارب ہیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! وہ کون ہیں؟ فرمایا:''اہلِ قرآن اللہ والے اور اس کے خاص افراد ہیں۔''

70۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ :

70۔سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدِهٖ اِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ ، ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى ، فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيْتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِيْ فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَآ أَرَاهَا قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدِيْ ، اِذْ جَالَتْ فَرَسِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "اِقْرَا ابْنَ حُضَيْرٍ" قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "اِقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ" قَالَ: فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اِقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ" قَالَ: فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْيَى قَرِيْبًا مِّنْهَا خَشِيْتُ أَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ

ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ رات کے وقت کھجوروں کے کھلیان میں قرآنِ مجید کی تلاوت کر رہے تھے کہ اچانک ان کا گھوڑا اچھلا، پھر تلاوت (شروع) کی تو وہ دوبارہ اچھلا، پھر تلاوت کی تو پھر بھی اچھل پڑا۔ اسید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ وہ کہیں یحییٰ کو روند نہ ڈالے لہٰذا میں گھوڑے کو پکڑنے کے لیے کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر پر چھتری نما (سایہ) ہے، اس میں چراغوں کی مانند (روشنیاں) ہیں، (پھر) وہ فضا میں اتنا اوپر چڑھ گیا کہ وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! گزشتہ رات میں اپنے صحن میں بیٹھا رات کے وسط میں قرآن پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا اچھلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابنِ حضیر! پڑھتے رہو۔''

انہوں نے کہا: میں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو وہ دوبارہ اچھل پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے

فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَآ أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "تِلْكَ الْمَلَآئِكَةُ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّهٰذَا لَفْظُهُ۔

فرمایا: "ابنِ حضیر! پڑھتے رہو۔" انہوں نے کہا: میں نے پھر پڑھا تو وہ پھر اچھلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابنِ حضیر! پڑھتے رہو۔" انہوں نے کہا: میں (تلاوتِ) قرآن سے رک گیا (کیونکہ) یحیٰ گھوڑے کے نزدیک تھا اور مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ وہ کہیں اسے کچل نہ دے تو مجھے چھتری نما (سایہ) نظر آیا جس میں چراغوں کی مانند (روشنیاں) تھیں۔ وہ فضا میں بلندی پر جا چکا تھا حتیٰ کہ میں اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ تو فرشتے تھے جو تیری تلاوت سن رہے تھے۔ اگر تو تلاوت کرتا رہتا تو لوگ انہیں صبح کے وقت دیکھتے اور وہ ان سے مخفی نہ ہوتے۔"

71۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا مُخْتَصَرَةٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْبَرَّآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ" وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ بِاخْتِصَارٍ وَّقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، إِلَّآ أَنَّهُ قَالَ فِيْهِ: فَالْتَفَتُّ فَإِذَآ أَمْثَالُ الظُّلَّةِ

71۔ برأؓ کی حدیث میں بخاری و مسلم ہی کی ایک مختصر روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ سکینت تھی جو قرآن کی خاطر نازل ہوئی تھی۔" اسے حاکم نے بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

الْمَصَابِيحِ مُدَلَّاةٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَمْضِيَ فَقَالَ: "تِلْكَ الْمَلَآئِكَةُ نَزَلَتْ لِقِرَآءَةِ الْقُرْآنِ أَمَّآ اِنَّكَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَأَيْتَ الْعَجَائِبَ"۔

البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے جھانکا تو چراغوں جیسی روشنیاں آسمان و زمین کے درمیان اٹکی ہوئی تھیں۔ پھر (اسید رضی اللہ عنہ نے) کہا: یارسول اللہ ﷺ! مجھ میں تلاوت جاری رکھنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ فرشتے تھے جو تلاوتِ قرآنِ مجید کی خاطر اترے تھے۔ اگر تو تلاوت کرتا رہتا تو عجیب و غریب چیزیں مشاہدہ کرتا۔"

72۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: "مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللهِ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

72۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) میں اکٹھے ہوکر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمتِ الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور فرشتے ان پر سایہ فگن ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود مخلوق میں کرتا ہے۔"

73۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ

73۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے

قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :
"مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ
بِهِ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا
لَآ اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَّلٰكِنْ أَلِفٌ
حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ"
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ
قَالَ : "اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللّٰهِ
فَاقْبَلُوْا مَأْدُبَتَهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ
اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللّٰهِ وَالنُّوْرُ
الْمُبِيْنُ وَالشِّفَآءُ النَّافِعُ عِصْمَةٌ
لِّمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ وَنَجَاةٌ لِّمَنِ اتَّبَعَهُ
لَا يَزِيْغُ فَيُسْتَعْتَبُ وَلَا يَعْوَجُّ
فَيُقَوَّمُ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ وَلَا
تَخْلُقُ مِنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، اُتْلُوْهُ فَاِنَّ
اللّٰهَ يَأْجُرُكُمْ عَلٰى تِلَاوَتِهِ كُلَّ
حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَّآ اِنِّيْ لَآ
أَقُوْلُ الٓمٓ حَرْف وَّلٰكِنْ أَلِفٌ وَلَامٌ
وَمِيْمٌ"۔

بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کا ایک حرف پڑھتا ہے، اسے اس کے عوض ایک نیکی ملتی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام (دوسرا) حرف ہے اور میم (تیسرا) حرف۔" نیز اسے حاکم نے اس سے قدرے طوالت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے، اس کے لفظ یہ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے، جس قدر ممکن ہو اس دسترخوان کو قبول کرو۔ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے، نورِ مبین اور نفع مند شفا ہے۔ جو شخص اسے تھام لیتا ہے اس کے لیے یہ بچاؤ کا ذریعہ ہے اور جو اس کی اتباع کرتا ہے اس کے لیے یہ باعثِ نجات ہے، وہ راہِ راست سے نہیں بھٹکے گا کہ وہ معتوب ہو اور نہ ہی وہ ٹیڑھا چلے گا کہ اسے سیدھا کرنے کی ضرورت ہو، اس کے عجائبات کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ بار

بار دہرانے سے بوسیدہ ہو گا۔اس کی تلاوت کیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے ہر حرف کی تلاوت کے عوض دس نیکیاں عطا کرے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف اور لام اور میم (علیحدہ علیحدہ حرف ہیں)۔"

74۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ مُّضَاعَفَةٌ وَّمَنْ تَلَاهُ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ" رَوَاهُ أَحْمَدُ

74۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت غور سے سنتا ہے اس کے لیے ایک نیکی کئی گنا کر کے لکھی جاتی ہے اور جو اسے تلاوت کرتا ہے اس کے لیے یہ قیامت کے دن نور ہوگی۔"

75۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ! أَوْصِنِي قَالَ: "عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ" قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ! زِدْنِي قَالَ: "عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَّكَ فِي الْأَرْضِ وَذُخْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ" رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

75۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے کوئی وصیت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تقویٰ اختیار کر۔ یہ پورے دین کا سرا ہے۔" میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اور بھی وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قرآنِ مجید کی تلاوت کر، یہ روئے زمین پر (یعنی زندگی میں) تیرے

لیے نور ہوگی اور آسمان میں (یعنی مرنے کے بعد) تیرے لیے خزانہ۔‘‘

76۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ’’يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ مَّسْأَلَتِيْ أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَآ أُعْطِي السَّآئِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلَى سَآئِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ‘‘ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

76۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس شخص کو قرآنِ مجید نے مجھ سے مانگنے سے مصروف رکھا، میں اسے مانگنے والوں کو دی جانے والی چیزوں میں سے سب سے بہتر چیز دوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کو باقی کلاموں پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر‘‘۔

77۔ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ’’مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْفَاجِرِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ

77۔ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’قرآنِ مجید پڑھنے والے مومن کی مثال مالٹے کی مانند ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہے اور قرآنِ مجید نہ پڑھنے والے مومن کی مثال چھوہارے کی طرح ہے جس کی خوشبو بالکل نہیں ہے اور ذائقہ اچھا ہے اور اس منافق یا فاجر کی مثال جو قرآنِ مجید پڑھتا ہے نیاز بو کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے لیکن

الْمُنَافِقِ وَفِي الرِّوَايَةِ الْفَاجِرِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ حَنْظَلَةٍ لَّيْسَ لَهَا رِيحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

ذائقہ ترش ہے اور قرآنِ مجید نہ پڑھنے والے منافق یا فاجر کی مثال اندرائن کی طرح ہے جس کی خوشبو بالکل نہیں ہے اور ذائقہ ترش ہے۔"

78۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعْثًا وَّهُمْ ذُوُو عَدَدٍ فَاسْتَقْرَ أَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَعْنِيْ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ، فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِّنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ: "مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟" قَالَ: مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ: "أَمَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ؟" قَالَ: نَعَمْ قَالَ: "اِذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيْرُهُمْ" فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِهِمْ: وَاللهِ مَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةً أَلَّا أَقُوْمَ بِهَا؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَؤُوْهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا

78۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خاصی تعداد میں لشکر بھیجنا چاہا تو ان سے قرآنِ مجید پڑھوایا۔ ہر آدمی کو جتنا قرآنِ مجید آتا تھا اس سے پڑھوایا۔ (اس دوران) ایک نو عمر آدمی کے پاس آئے اور اس سے پوچھا: "اے فلاں! تمھیں کتنا قرآنِ مجید یاد ہے؟" اس نے کہا: "مجھے اتنا اور اتنا اور سورۂ بقرہ یاد ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تمھیں سورۂ بقرہ بھی یاد ہے؟" اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جاؤ تم ان کے امیر ہو۔" ان میں سے بزرگ آدمیوں میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے سورۂ بقرہ صرف اس وجہ سے نہیں سیکھی کہ میں اسے قیام کے دوران پڑھ نہیں سکوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَفُوحُ رِيحُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ جُرَابٍ أُوْكِيَ عَلَى مِسْكٍ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ۔

"قرآنِ مجید سیکھو اور اس کی تلاوت بھی کرو۔ قرآنِ مجید کو سیکھ کر اس کی تلاوت کرنے والے کی مثال اس مشکیزے کی طرح ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہو اور ہر جگہ اس کی خوشبو پھیل رہی ہو اور جو شخص اسے سیکھ کر سو جاتا ہے جب کہ وہ اسے یاد بھی ہے، اس کی مثال اس مشکیزے کی طرح ہے جسے کستوری سے بھر کر باندھ دیا گیا ہو۔"

79۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : "اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

79۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآنِ مجید (کی تلاوت) کا ماہر نیک بزرگ اور کاتب فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآنِ مجید پڑھتے ہوئے اٹکتا ہے، پڑھتے ہوئے اسے مشکل پیش آتی ہے، اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔"

80۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدِ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يُوْحَى إِلَيْهِ " رَوَاهُ الْحَاكِمُ۔

80۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے قرآنِ مجید پڑھنا سیکھ لیا (گویا) اس نے نبوت کو اپنے دو پہلوؤں کے درمیان لے لیا، البتہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔"

81۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : "مَنْ حَافَظَ عَلَى هٰؤُلَآءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِّائَةَ آيَةٍ كُتِبَ فِي الْقَانِتِيْنَ" رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ.

81۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ان پانچ نمازوں کی پابندی کرتا ہے ، اسے غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور جو شخص ایک رات میں سو آیتیں تلاوت کرتا ہے اسے قانتین میں لکھا جاتا ہے۔''

82۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : " مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَّمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ " رَوَاهُ الْحَاكِمُ

82۔ ان ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایک رات میں دس آیتیں تلاوت کرتا ہے، اسے غافلوں میں نہیں لکھا جاتا۔''

وَنُقِلَ عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رحمه الله : أَنَّهُ قَالَ : رَأَيْتُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فِي الْمَنَامِ ، فَقُلْتُ : يَا رَبِّ ! مَا أَفْضَلُ مَا تَقَرَّبَ بِهِ الْمُقَرَّبُوْنَ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : بِكَلَامِيْ يَا أَحْمَدُ ، قَالَ قُلْتُ: يَا رَبِّ ! بِفَهْمٍ أَوْ بِغَيْرِ فَهْمٍ ؟ قَالَ : بِفَهْمٍ وَّبِغَيْرِ فَهْمٍ.

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے متعلق منقول ہے، وہ بیان کیا کرتے تھے: میں نے نیند میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے اور میں نے پوچھا: اے میرے ربّ! وہ کون سا عمل ہے جو تیرا تقرب حاصل کرنے کے لیے سب سے افضل ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے احمد! میرا کلام۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: سمجھ کر یا سمجھ کے بغیر؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سمجھ کر بھی اور سمجھ کے بغیر بھی۔

قرآنِ مجید انسان کی روح کے سکون، اس کے شعور کی بیداری، اس کی زندگی کے سکھ چین اور زمین پر رہنے والوں کی کامیابی اور ابدی نجات کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا آخری پیغام ہے۔اس کی تعلیم ہر انسان کی ضرورت ہے۔ یہ وحی کی روشنی ہے۔اسی سے انفرادی زندگیاں بھی روشن ہوسکتی ہیں اور انسانی معاشرے کے سارے نظام بھی درست ہو سکتے ہیں۔ یہ امن کا پیغام ہے جس کے بغیر انسانیت کو امن وسکون نصیب نہیں ہوسکتا۔

1 سالہ ڈپلومہ پروگرام

ایک سادہ، عام فہم اور دل کو غفلت سے جگا دینے والا انداز

علم، عمل اور دعوت ساتھ ساتھ

ہر رکوع سات نکات پر مشتمل ہے:

1۔**لفظی ترجمہ**: ہر رکوع کا لفظ بہ لفظ ترجمہ سادہ اور آسان زبان میں اتنے ٹھہراؤ اور وقفوں کے ساتھ کروایا گیا ہے کہ ساتھ ساتھ لکھنا ممکن ہوجاتا ہے اور جب ایک جیسے الفاظ ایک ہی ترجمے کے ساتھ بار بار دہرائے جاتے ہیں تو سنتے سنتے ہی یاد ہوجاتے ہیں۔

2۔**الفاظ کی وضاحت**: عربی زبان کا ہر لفظ ایک بنیادی مادے [Root] سے بنا ہوتا ہے جس کے ساتھ کچھ اہم اضافی حروف لگے ہوتے ہے۔قرآن کے الفاظ کو ان کے مادہ [Root word] کے ساتھ سمجھایا گیا ہے۔یعنی لفظ کی بنیاد کیا ہے؟ کن حروف سے یہ مل کر بنا ہے؟ یوں عربی الفاظ کی اصل حقیقت کو سمجھنا آسان ہوجاتا ہے۔

3۔**اصطلاحات**: قرآنِ پاک کی اصطلاحات عام زبان سے مختلف ہیں اور جو لوگ عربی

زبان اور حدیث سے واقف نہیں ہوتے ان کے لیے یہ قرآن فہمی کا یہ راستہ مشکل ہوجاتا ہے۔کوئی لفظ کسی رکوع میں کن خاص معنوں میں استعمال کیا گیا ہے، اصطلاحات کے تحت بتایا گیا ہے تاکہ مخصوص معنیٰ جاننے میں کوئی شک نہ رہے۔

4۔تفسیر سیرتِ رسول ﷺ کی روشنی میں: ہر آیت کو اچھے انداز میں سمجھانے کے لیے سیرتِ رسول ﷺ اور احادیث کی روشنی میں موجودہ دور کی مثالوں کے ساتھ نہایت جامع تفسیر کروائی گئی ہے جو اپنے سننے والوں کو صرف لفظ نہیں سکھاتی بلکہ قرآنِ حکیم کو اپنی عملی زندگی میں اپنانے کے لیے راستہ بتاتی ہے۔انسان کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت میں اس کو کیسا کردار ادا کرنا ہے۔

رکوع کا موضوع: ہر رکوع کو ایک موضوع دیا گیا ہے جو اس میں بیان ہونے والے مضامین کا تعارف کرواتا ہے اور اس کی وجہ سے ایک پارے، ایک سورۃ اور پھر پورے قرآن کا ایک نظر میں جائزہ لینے میں آسانی پیدا ہوجاتی ہے۔

5۔ہم کیا کریں؟: کتاب کی گہرائیوں تک پہنچنا بھی اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب ایک انسان عملی تجربات سے گزرے۔قرآنِ پاک پڑھاتے ہوئے عملی نکات بتائے گئے ہیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے؟ ہمارے لیے کیا راستے ہیں؟

6۔ہوم اسائنمنٹ: جہاں تفسیر سے ایمان ملتا ہے وہاں اسے عمل میں شامل کرنے کے لیے احتساب کی ضرورت ہوا کرتی ہے تو ہوم اسائنمنٹ میں کچھ ایسے نکات دے دیے جاتے ہیں جن میں اپنا تجزیہ کرنا ہوتا ہے۔

7۔رکوع ایک نظر میں: ہر رکوع کے اختتام پر اس کا جائزہ ہے جس میں رکوع کے موضوعات اور آیات کا ان سے ربط نکھر کر سامنے آجاتا ہے اور یوں رکوع کے بنیادی نکات کو

یاد کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ **تعلق باللہ** کے توسط سے اللہ رب العزت کی ذات کے ساتھ سچا رشتہ قائم ہوتا ہے اور اپنے ایمان کا جائزہ لینے کا **موقع** ملتا ہے۔ اسی طرح اس تعلیم القرآن کا ایک نیا رخ **تعلق بالرسول** ﷺ ہے جس کے توسط سے اپنی ذات پر رسول اللہ ﷺ کے احسانات کا ادراک ہوتا ہے اور آپ ﷺ کے **مشن** کا ساتھ دینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ہر رکوع سے **مقصدِ زندگی** کو اُجاگر کیا گیا ہے جس سے زندگی کو صحیح رُخ ملتا ہے اور ہر قدم پر اللہ کا ہو کر رہنے کا پیغام ملتا ہے۔ پھر ہر رکوع میں **انجام** کا تذکرہ انسان کو اُمید اور خوف کے درمیان رکھتا ہے جس کی وجہ سے ایک تو دُعائیں کرنے کا **موقع** ملتا ہے اور دوسرے نیکی کرنے کا شوق اور برائی سے نفرت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

''ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے، پھر ہے کوئی نصیحت کا قبول کرنے والا؟''

نضرۃ النعیم سیریز پارٹ-1

دل بدلے تو زندگی بدلے

استاذہ نگہت ہاشمی کی سی ڈیز، کیسٹس اور پمفلٹس

پڑھیے اور پڑھوایئے　　سنیے اور سنوایئے

1۔اب اخلاق بدلنا ہے
2۔نیت سے اخلاق بدلنا ہے
3 ملامت سے اطمینان تک
4۔نفس، روح، قلب، عقل
5۔قلب کے لشکر
6۔خواہش سے ارادے تک
7۔دل میں کیا ہے؟
8۔علم دل کے اندر کیسے اترتا ہے؟
9۔علم دل میں کیوں نہیں اترتا؟
10۔ دل بدلتا ہے
11۔دل کے دروازے
12- دل سرگرم عمل ہے
13- دل کی زندگی
14- دل کیسے بدلتا ہے؟

Al Noor Publications

/Nighat Hashmi

www.alnoorpk.com